سوال

(292) سیونگ سرٹیفکیٹ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاہور سے مرزا عبدالمجید لکھتے ہیں کہ ایک متوفی کے ترکہ میں دیگر جائیداد کے علاوہ لاکھوں کے سیونگ سرٹیفکیٹس بھی شامل ہیں اوراس نے ان کی رقم وصل کرنے کےلیےاپنے اکلوتےبیٹے کوقانونی طورپر نامزد کیا ہے اب اس بیٹے کا دعویٰ یہ ہے کہ ان سرٹیفکیٹس کا صرف کا وہی مالک ہے دیگر ورثاء یعنی بہنوں وغیرہ کاان میں کوئی حصہ نہیں ہے اندریں حالات واضح کریں کہ شرعی طورپران کی رقم صرف بیٹے کوملے گی یاجملہ ورثاء میں تقسیم ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ اس قسم کے سیونگ سرٹیفکیٹ حکومت کے ایک ادارہ نیشنل سیونگ سینٹر کی طرف سے جاری کیے جاتے ہیں جسے عرف میں مرکزقومی بچت کہا جاتا ہے یہ ادارہ عوام الناس کے سامنے حالات کے مطابق بچت کی مختلف سکیمیں پیش کرتا ہے اوران کے متعلق اپنے قواعد وضوابط جاری کرتا ہے جن میں ایک نامزدگی کاضابطہ بھی ہے جو ہمارے معاشرہ میں باہمی منافرت کا باعث ہے صورت مسئلہ میں بھی اسی الجھن کوپیش کیا گیا ہے اس ضابطہ نامزدگی کی مختصر وضاحت کچھ یوں ہے کہ :

1۔ مرکزقومی بچت کی کسی بھی بچت سکیم میں شمولیت کرنے والے کےلیے ضروری ہے ہوتا ہے کہ وہ کسی وارث یاغیر وارث کونامزد کرے جوحادثاتی یا طبعی موت کی صورت میں اس کی نمائندگی کرے ۔

(2)نامزدکنندہ کسی نابالغ کوبھی نامزد کرسکتا ہے لیکن اس نابالغ نمائندہ کواپنے حقوق نمائندگی استعمال کرنے کےلیے بالغ ہونے کاانتظار کرنا ہوگا ۔

(3)ایک سے زیادہ نمائندہ گان کوبھی نامزد کیا جاسکتا ہے پھران کے حصص بھی متعین کیے جاسکتے ہیں مثلاً : باپ تیس فیصد اوربیٹاپچاس فیصد وغیرہ ۔

(4)مالیاتی ادارہ اپنے قواعد وضوابط کے مطابق اس بات کا پابند ہوتا ہے کہ مرنے والے کےجملہ مالی حقوق صرف نامزد کردہ نمائندہ کے حوالے کرے ان قواعد میں یہ وضاحت نہیں ہوتی ہے کہ وصول کرنے والانمائندہ ان میں مالکانہ تصرف کا حق رکھتا ہے یااسے صرف وصول کرنے کااختیار دیا گیا ہے ۔ میت کے شرعی ورثاء کےلیے یہ ضابطہ نامزدگی بہت الجھاؤ اورپیچیدگی کا باعث تھا اس لیے دیگر مالیاتی اداروں (بینکوں) نے اس میں یہ ترمیم کی ہے کہ یہ نامزدگی صرف اس لیے ہے کہ اصل شخص کی بیماری یاعدم موجودگی کی صورت میں نامزد کردہ سے رابطہ کیا جاسکے نیز وفات کی صورت میں یہ نامزدگی خودبخود ختم ہوجاتی ہے البتہ مرکزقومی بچت ابھی تک اپنے پہلے ضابطے پرقائم ہے کہ وفات کی صورت میں وہ جملہ مالی حقوق صرف اس کے نامزد کردہ کے حوالے کرے گا ۔ بشرطیکہ وہ اصل شخص کی وفات کا مصدقہ سرٹیفکیٹ پیش کرے پھر وہ ان حقوق کے وصول کرنے کا اہل

بھی ہو لیکن حالات کی سنگینی کا احساس کرتے ہوئے اس میں یہ سہولت پیدا کر دی گئی ہے کہ اگر مرنے والے کے مالیاتی اثاثوں سے متعلق نامزد کردہ اور دیگر شرعی ورثاء کے درمیان کوئی الجھاؤ پیدا ہو جائے تو شرعی ورثاء عدالت رجوع کریں پھر اگر وہ عدالت مجاز سے نامزد کردہ کے خلاف حکم امتناعی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو مرکز قومی بچت عدالت کی طرف سے حتمی فیصلہ آنے تک اس حکم امتناعی پر عمل کرنے کا پابند ہے بصورت دیگر وہ اپنے ضابطہ کے مطابق متوفی کے جملہ مالی حقوق نامزد کردہ کے حوالے کرنے کا مجاز ہے صورت مسئولہ کی قانونی وضاحت کے بعد اب اس کی شرعی وضاحت پیش خدمت ہے : نامزدگی کی دو صورتیں ممکن ہیں : (1) قانونی ضرورت (2) مالکانہ حقوق۔

(1) قانونی ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ نمائندہ کو صرف رقم وصول کرنے کے لیے نامزد کیا گیا ہے اس سے زیادہ اسے کوئی اختیار نہیں ہے اگر نامزد کردہ اس قانونی ضرورت سے ناجائز فائدہ اٹھانا چاہتا ہے تو عدالتی چارہ جوئی سے اس کا سد باب ممکن ہے جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے ۔

(2) مالکانہ تصرف کا مطلب یہ ہے کہ نمائندہ کو صرف رقم وصول کرنے لیے ہی نہیں بلکہ اسے بحیثیت مالک کے نامزد کیا گیا ہے ۔ وہ وصول کردہ رقم میں اپنی مرضی کے مطابق تصرف کرے یہ مالکانہ تصرف تین طرح سے ممکن ہے ۔

(3) وراثت : یہ ایک غیر اختیاری انتقال ملکیت کا نام ہے جس کے ذریعے ایک متوفی کا ترکہ اس کے ورثاء کے حق میں بطریق جانشینی منتقل ہو جاتا ہے اس میں متوفی کے ارادہ اور اختیار کو کوئی دخل نہیں ہوتا لیکن نامزدگی کی صورت میں ایک شخص اپنے دیگر حقیقی ورثاء کو نظر انداز کر کے صرف ایک وارث یا غیر وارث کو نامزد کر دیا جاتا ہے حالانکہ میراث کی اصطلاح میں چند ورثاء ایسے ہیں جنہیں کسی صورت میں بھی محروم نہیں کیا جا سکتا مثلاً : ابوین (ماں باپ) ولدین (بیٹا بیٹی) زوجین (خاوند بیوی) لیکن مرنے اولے نے اپنے تصرفات کو ناجائز استعمال کرتے ہوئے دیگر ورثاء کو محروم کر کے صرف ایک کو وارث ومالک بنا کر نامزد کیا ہے جو شرعاً ناجائز ہے حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : "کہ جو شخص کسی وارث کے مقررہ حصہ کو ختم کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت میں ملنے والے حصے سے محروم کر دیں گے ۔ (شعب الایمان بیہقی :14/115)

اسطرح کی ایک روایت ابن ماجہ (حدیث نمبر 2703) میں بھی ہے اس کے علاوہ یہ ناجائز نامزدگی قطع رحمی بھی ہے جس کی شریعت میں اجازت نہیں اللہ تعالیٰ نے ورثاء کے حصص کو خود مقرر فرمایا ہے کسی دوسرے کو ان میں ترمیم واضافہ کی قطعاً اجازت نہیں ہے اگر کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو شرعی طور پر وہ کالعدم ہے جس کا کوئی اعتبار نہیں ۔

(4) وصیت : زندگی میں وصیت کے ذریعے بھی کسی کو اپنی جائیداد کا وارث بنایا جا سکتا ہے لیکن شریعت نے اس کا ایک ضابطہ مقرر کیا ہے جس تفصیل حسب ذیل ہے :
(5) وصیت کسی وارث کے لیے نہ ہو یعنی اگر شریعت کی رو سے اسے جائیداد سے حصہ ملتا ہے تو اس کے حق میں وصیت جائز نہیں ۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت فرمایا کہ : " اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا کسی وارث کے لیے وصیت جائز نہیں ۔ (سنن ابی داؤد : کتاب الوصیۃ)

(6) وصیت کل جائیداد کے 3/1 سے زائد نہ ہو جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا : "کہ تم اپنے مال سے زیادہ سے زیادہ 3/1 کی وصیت کر سکتے ہو اور یہ بھی بہت زیاہ ہے ۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث کے مطابق اگر 3/1 سے زیادہ کی وصیت کرتا ہے تو وہ یہ بھی کالعدم ہے ۔

(7) وصیت کسی ناجائز کام کے لیے نہ ہو اگر کوئی شخص غیر شرعی کام کی وصیت کرتا ہے یا اپنا مال کسی غیر شرعی کام میں لگانے کی وصیت کرتا ہے تو ایسی وصیت کا کوئی اعتبار نہ ہو گا اس ضابطہ وصیت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اگر کسی وارث کے حق میں وصیت کی ہے یا غیر وارث کے لیے 3/1 سے زیادہ کی وصیت ہے یا کسی ناجائز کام میں مال خرچ کرنے کی وصیت کی ہے تو اس کی اصلاح ضروری ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے : "ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے جانب داری یا حق تلفی کی وصیت کر دینے سے ڈرے تو تو آپس میں اصلاح کرا دے ایسی صورت میں اس پر کوئی گناہ نہیں ۔ :(2/البقرۃ :182)

(8) عطیہ : عطیہ کے ذریعے بھی کسی دوسرے کو جائیداد دی جا سکتی ہے لیکن اس کا بھی قاعدہ ہے کہ اگر اولاد میں سے کسی کو عطیہ دینا ہو تو باقی اولاد کو بھی اتنا ہی دینا ہوگا اس میں نر و مادہ کی تفریق بھی ناجائز نہیں ہے تمام بیٹوں اور بیٹیوں کو برابر برابر عطیہ دینا ہوگا حدیث میں ہے کہ حضرت نعمان بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کےلیے اس کے باپ نے کچھ عطیہ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پر گواہ بنانا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا :"کہ باقی اولاد کو بھی اتنا دیا ہے عرض کیا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :"میں ایسے ظلم پر گواہی نہیں دیتا اپنی اولاد کے درمیان عدل کیا کرو ۔ (صحیح بخاری)

اس حدیث کی روسے اپنی اولاد میں سے کسی ایک کو عطیہ دینا ناجائز ہے تفصیل بالا سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں اکلوتے بیٹے کےلیے والد کے متروکہ سیونگ سرٹیفکیٹس پر نام لکانہ تصرف ناجائز اور غیر شرعی ہے کیونکہ وراثت وصیت اور عطیہ ہر سہ صورتیں اس کےلیے درست نہیں ہیں لہذا اسے چاہیے کہ وہ ان کی رقم میں دوسرے شرعی ورثاء کو بھی شامل کرے ان پر اس اکیلے کا حق قانونی اور شرعی طور پر تسلیم نہیں کیا جا سکتا ۔ ضرورت تنبیہ ۔ مسئلہ کی وضاحت کے بعد ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ سیونگ سرٹیفکیٹس کی شرعی حیثیت بھی بیان کردی جائے کیونکہ مال کی محبت انسان کا اکل حرام پر مضبور کردیتی ہے جو اس کی اخروی بربادی کا باعث ہے واضح رہے کہ مرکز قومی بچت دو قسم کے سیونگ سرٹیفکیٹس جاری کرنے کا مجاز ہے اور دونوں پر سود دیتا ہے ۔ ۔

(1) سپشل سیونگ سرٹیفکٹ :اس کے ساتھ چھ عدد کوپن پر ایک متعین شرح کے مطابق سودی رقم کا اندراج ہوتا ہے جو اصل رقم سے زائد ہوتی ہے صارف ہر ششماہی کے بعد وہ رقم وصول کرتا ہے پہلے چار کوپن برابر رقم کے حامل ہوتے ہیں اور آخری دو کوپن پر زیادہ رقم لکھی ہوتی ہے تاکہ صارف کےلیے کشش باقی رہے ۔

(2) ڈیفنس سیونگ سریٹفکیٹ اس کے ساتھ کوپن نہیں ہوتے بلکہ دس سالہ سکیم کے تحت اس کے ریٹ مقرر ہوتے ہیں آج کل ریٹ درج ذیل ہیں : ایک لاکھ روپے مالیت کے سرٹیفکیٹ لینے پر :

(1) ماہانہ سود--------792/-روپے ۔

(2) ششماہی سود--------5150/-روپے ۔

(3) پانچ سالہ سود-------149000/-روپے ۔

(4) دس سالہ سود---------369000/-روپے ۔

یہ سود اصل رقم کے علاوہ ہے دیکھا آپ نے کس قدر پر کشش پیش کش ہے کہ دس سال بعد 1 لاکھ روپے بھی محفوظ ہیں اور ان پر 369% سود بھی دیا جا رہا ہے جب کہ اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے : اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو اگر تم اہل ایمان ہو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ لڑنے کےلیے تیار ہو جاؤ اور اگر تم توبہ کرلو تو تم صرف اصل مال کے مالک ہو : (2/البقرۃ :279)

نیز فرمایا :"کہ جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ کی نصیحت سن کر باز آگیا اس کےلیے جو گزر چکا سو گزر چکا اور جو پھر دوبارہ اس حرام فرف لوٹا وہ جہنمی ہے ایسے لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۔ (2/البقرۃ175)

اس لیے متوفی کے ورثاء کو ہم نصیحت کرتے ہیں کہ وہ ان سرٹیفکیٹس سے حاصل ہونے والی اصل رقم ہی وصول کریں اس پر ملنے والا سود آپ کا نہیں ہے اسے ہر گز وصول نہ کریں یہ سود آپ کے دوسرے مال کو بھی خراب کردے گا اگرچہ لوگ اسے "منافع" کا خوبصورت نام دیتے ہیں لیکن یہ سود ہے جس کی شرعاً اجازت نہیں ۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:315